اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً : زمین میں بہت سے بیج ہوتے ہیں۔ جن میں تفریق نہیں ہوسکتی مگر بارش جب برستی ہے تو ہر ایک بیج پھوٹ کر نکل آتا ہے۔ پھر ظاہر ہو جاتا ہے کہ یہ گلاب ہے اور یہ ستیاناسی۔ اسی طرح وحی الٰہی آکر حق کو باطل سے ممتاز کر دیتی ہے۔

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان ۳؍فروری ۱۹۱۰ء)

فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ : زمین کے اندر ہزاروں قسم کے بیج ہوتے ہیں۔ بارش سے سب پھوٹ آتے ہیں۔ اسی طرح قرآن مجید سے ہر ایک فطرت اپنی استعداد کے مطابق اپنا ظہور کرتی ہے۔

(تشحیذ الاذہان جلد ۸ ؍۹ صفحہ ۴۶۲)

۶۷۔ وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۚ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ۝

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ نبی کیوں آتے ہیں۔ کتابیں کیوں لاتے ہیں۔ وہ راستبازیاں جو پیش کرتے ہیں قوموں میں پہلے سے کچھ نہ کچھ موجود ہوتی ہیں۔ پھر یہ کیوں آتے ہیں۔ چنانچہ دیکھو ہر قوم میں کچھ نہ کچھ خدا کی عبادت کا ذکر بھی ہے۔ جھوٹ۔ بد معاملگی۔ چوری۔ زنا۔ منع ہے۔ بُرا ہے۔ اور ان کے بالمقابل راست بازی۔ خوش معاملگی۔ امانت۔ عفت عمدہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں نبوت کی وجہ بتائی ہے۔ چنانچہ پہلے تو فرمایا کہ کتاب رفع اختلافات کیلئے نازل ہوئی۔ پھر یہ ظاہر کیا کہ حق کو باطل سے امتیاز دینے کیلئے جیسے بارش کے بعد بیج پھوٹ نکلتے ہیں اور پھر وہ اپنا اپنا اثر ظاہر کرتے ہیں۔

لَعِبْرَةً : جسمانیات سے روحانیات کی طرف عبور کرو۔ اور دیکھو کہ گوبر و لہو میں سے ہی دودھ ہے مگر وہ خدا کی بنائی ہوئی کَل کے سوا نکالنا دشوار ہے۔ اسی طرح راست بازی دنیا میں موجود ہے مگر باطل سے الگ کر کے دکھانا خدا کا کام ہے۔ (ضمیمہ اخبار بدر قادیان ۱۰؍فروری ۱۹۱۰ء)

۶۸۔ وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً

لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ ﴿۶۸﴾

لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ: جس طرح عقل سے انسان اپنے تئیں بعض نامناسب باتوں سے روک لیتا ہے۔ اسی طرح وحیٔ ربانی سے ہر قسم کی بدیوں اور نامناسب امور سے اپنے تئیں روکنے والا روک سکتا ہے۔ (ضمیمہ اخبار بدر قادیان ۱۰ر فروری ۱۹۱۰ء)

۶۹۔ وَاَوۡحٰی رَبُّکَ اِلَی النَّحۡلِ اَنِ اتَّخِذِیۡ مِنَ الۡجِبَالِ بُیُوۡتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا یَعۡرِشُوۡنَ ﴿۶۹﴾

وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ: پانچ قسم کی وحی ہے۔ زمین کو بھی وحی ہوتی ہے۔ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا (زلزال: ۶) اس کے مقابل وَاَوْحٰى فِىْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا (حٰم السجدۃ: ۱۳) پھر مکھی کو بھی وحی ہوئی۔ عورتوں کو بھی وحی ہوتی ہے۔ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى (قصص: ۸) پھر عام سعادتمندوں کو بھی ہوتی ہے۔ اِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ (المائدۃ: ۱۱۲) یہ پانچ وحیاں ادنیٰ درجہ کی ہیں جو غیر نبی کو بھی ہوتی ہیں۔

شہد کی مکھی کے متعلق عجیب معلومات ہیں جو آج تک دریافت ہوئی ہیں۔ جب ادنیٰ سے ادنیٰ وحی کے متعلق ایسے عجیب عجیب کام ہیں تو پھر انبیاء کی وحی کے ماتحت کیا کیا کام ہو سکتے ہیں۔ وہ انکے کارناموں سے ظاہر ہیں۔ (ضمیمہ اخبار بدر قادیان ۱۰ر فروری ۱۹۱۰ء)

اَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ: جب ایک مکھی کی وحی سے شہد ایسی شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ شئے بنتی ہے تو محمد رسول اللہ کی وحی سے کیا کچھ نہ بنے گا۔ (تشحیذ الاذہان جلد ۸ ۹ صفحہ ۴۶۲)

وحی کی بہت سی اقسام ہیں۔

۱۔ زمین کو بھی وحی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الزلزال میں فرمایا ہے بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا بہ سبب اس کے کہ تیرے پروردگار نے اُسے (زمین کو) وحی کی۔

۲۔ آسمان کو وحی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے وَاَوْحٰى فِىْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا اور ہر آسمان کا کام اس میں وحی کیا گیا۔

۳۔ حیوانات کو وحی ہوتی ہے۔ قرآن شریف میں آیا ہے وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ۔

۴۔ عورتوں کو وحی ہوتی ہے۔ قرآن شریف میں ہے وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اور ہم نے

موسیٰؑ کی ماں کو وحی کی۔

۵۔ عام مومنوں کو بھی وحی ہوتی ہے۔ جیساکہ فرمایا وَاَوْحَیْتُ اِلَی الْحَوَارِیّٖنَ اور جبکہ ہم نے حضرت عیسیٰؑ کے مخلصوں کو وحی کی۔

یہ سب وحیاں ہیں مگر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو وحی ہوئی وہ بہت اعلیٰ شان رکھتی ہے۔ اس سے مراد یہ وحیاں نہیں ہیں بلکہ اس کی شان بہت بلند ہے۔

(بدر ۳؍ جولائی ۱۹۱۳ء)

۷۰۔ ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ
ذُلُلًا ۭ يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ
اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَاۗءٌ لِّلنَّاسِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۷۰﴾

مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ: عربوں نے چار سو قسم شہد کی معلوم کی ہے۔ کیونکہ اس کے لئے زبان عربی میں چار سو مختلف نام ہیں۔ (ضمیمہ اخبار بدر قادیان ۱۰؍ فروری ۱۹۱۰ء)

۷۲۔ وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰي بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۚ
فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَاۗدِّيْ رِزْقِهِمْ عَلٰي مَا
مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَاۗءٌ ۭ اَفَبِنِعْمَةِ
اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿۷۲﴾

اس رکوع میں دو عجیب باتیں ہیں۔ ۱۔ ہمیں کیسا ہونا چاہیئے اور ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ دوسری بات یہ بتائی کہ یہ مشرک ادنیٰ عقل سے بھی کام نہیں لیتے۔

فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا: اس میں سمجھایا کہ جیسے تم اپنے غلاموں کو تمام رزق نہیں بخش دیتے اسی طرح گو خدا کے حضور انبیاء بھی ہیں۔ ملائک بھی ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ اپنی خدائی کسی کے سپرد نہیں کرتا

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان ۱۰؍ فروری ۱۹۱۰ء)